محمد متین خالد

صدی کا سب سے بڑا جھوٹ

جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے ہر مذہب میں جھوٹ کو سب سے زیادہ قابل نفرت سمجھا جاتا ہے لیکن قادیانیت ایک ایسا مذہب ہے جس کا خمیر ہی جھوٹ سے اٹھا ہے۔ قادیانیت اور جھوٹ لازم وملزوم بلکہ شیر وشکر ہیں۔ گوئبلز نے کہا تھا: اتنا جھوٹ بولو کہ اس پر سچ کا گمان ہونے لگے۔ بالکل یہی فلسفہ قادیانیت نے اپنایا۔ جس طرح مکھیاں پھوڑے پر بیٹھ بیٹھ کر اسے ناسور بنا دیتی ہیں' اسی طرح قادیانیوں نے اپنے مذہب کے بارے میں جھوٹ بول بول کر اسے ناسور بنا دیا ہے۔ بے شمار جھوٹوں میں سے ایک جھوٹ قادیانی جماعت کا یہ دعویٰ ہے کہ ہر سال لاکھوں بلکہ کروڑوں نئے لوگ قادیانی جماعت میں داخل ہو رہے ہیں۔

قادیانی جماعت اپنی تعداد کے بارے میں ہمیشہ عمداً مبالغہ آرائی سے کام لیتی رہی ہے۔ میرے نزدیک یہ احساس کمتری کی علامت ہے۔ پاکستان یا کسی اور ملک میں جب بھی قومی مردم شماری ہوتی ہے تو قادیانی جماعت کے ارکان فارم پر خود کو قادیانی یا احمدی لکھوانے سے کتراتے ہیں' جس سے ان کی اصل تعداد کا تعین مشکل ہوتا ہے۔ مردم شماری کے وقت قادیانی اگر اپنا تعلق جماعت سے ظاہر کریں تو ان کی اصل تعداد باقاعدہ ریکارڈ پر آ جائے جس سے انہیں اپنے قانونی، آئینی اور معاشی حقوق حاصل کرنے میں سہولت ہو۔ اس طرح ان لوگوں کا اعتراض (جو حقیقت پر مبنی ہے) بھی خود بخود ختم ہو جائے گا جو یہ کہتے ہیں کہ قادیانی اپنی عددی حیثیت سے کہیں بڑھ کر پاکستان کے تمام شعبہ جات میں بہت زیادہ سرکاری وغیر سرکاری وسائل اور مناصب پر قابض ہیں' جس سے مسلمانوں کی حق تلفی ہوتی ہے۔

۱۹۰۸ء میں مرزا قادیانی کی وفات کے وقت برطانیہ کے فارن آفس کے مطابق قادیانیوں کی تعداد ۱۹ ہزار تھی۔ پھر ۱۹۲۱ء کی مردم شماری میں یہ تعداد ۳۰ ہزار ہو گئی اور ۳۱-۱۹۳۰ء کی مردم شماری میں قادیانیوں کی کل تعداد ۵۶ ہزار تھی۔ یہ تعداد قادیانی خلیفہ مرزا محمود نے روزنامہ ''الفضل'' قادیان کی اشاعت ۵ راگست ۱۹۳۴ء میں تسلیم کی ہے۔ ۱۹۵۴ء میں جسٹس منیر اپنی انکوائری رپورٹ میں قادیانیوں کی تعداد ۲ لاکھ بتاتے ہیں۔ جبکہ ۱۹۸۱ء کی آخری مردم شماری کے مطابق پاکستان میں قادیانیوں کی تعداد ایک لاکھ تین ہزار ہے۔ قادیانی جماعت کے چوتھے خلیفہ مرزا طاہر کے دور میں قادیانیت میں داخل ہونے والوں کی تعداد کا اعلان اس قدر مبالغہ آمیز ہے کہ خدا کی پناہ! قادیانی جماعت کا دعویٰ ہے کہ ۱۹۹۳ء میں ۲ لاکھ ۴ ہزار ۲ سو آٹھ نئے افراد جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ۱۹۹۴ء میں ۴ لاکھ ۲۱ ہزار ۲ سو ۵۳ افراد۔ ۱۹۹۵ء میں

۸ لاکھ ۷۴ ہزار ۷ سو پچیس افراد۔ ۲۰۰۱ء میں ۸ کروڑ ۱۰ لاکھ ۶ ہزار سات سو اکیس افراد۔ ۲۰۰۲ء میں ۲ کروڑ ۶ لاکھ ۵۴ ہزار افراد۔ ۲۰۰۳ء میں (زبردست کم ہوکر) ۸ لاکھ ۹۲ ہزار ۴ سو تین۔ ۲۰۰۴ء میں ۳ لاکھ ۴ ہزار ۹ سو دس۔ جبکہ ۲۰۰۵ء میں ۲ لاکھ ۹ ہزار ۷ سو ننانوے نئے افراد قادیانی جماعت میں شامل ہوئے۔ اس طرح گزشتہ ۱۳ سالوں میں ۱۶ کروڑ ۶۲ لاکھ ۸۲ ہزار ۷ سو سترہ نئے افراد قادیانی جماعت میں داخل ہوئے۔ (روزنامہ ''الفضل'' ربوہ۔ ۳ راگست ۲۰۰۵ء۔ صفحہ اوّل)

قادیانی جماعت کے ذمہ داران اگر جماعت کی تعداد کے حوالے سے اسی طرح غلو سے کام لیتے رہے تو یہ تعداد آئندہ چند سالوں میں شاید دنیا کی اصل تعداد سے بڑھ جائے۔ قادیانی جماعت کا اپنی تعداد کے حوالے سے مبالغہ آرائی سے کام لینے کا مقصد صرف اور صرف اپنے پیروکاروں کو جھوٹی تسلیاں دینا اور سبز باغ دکھانا ہے تاکہ وہ اس خوش فہمی میں مبتلا رہیں کہ قادیانی جماعت روز بروز پھیل رہی ہے جبکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ میں پورے دعویٰ اور وثوق سے کہتا ہوں کہ قادیانی جماعت ہر سال اپنی تعداد کے حوالہ سے جھوٹ بولتی ہے اور اس سلسلہ میں ان کے پاس کوئی ریکارڈ یا ثبوت نہیں ہے بلکہ جماعت احمدیہ کے پاس ایک ایک قادیانی جماعت کا مکمل ریکارڈ موجود ہوتا ہے۔

قادیانی جماعت کا اپنی آبادی میں اضافہ کا اعلان اس عہد کا بدترین جھوٹ ہے۔ ہر جلسہ سالانہ (انگلینڈ) کے موقع پر بغیر تحقیق اور غور و فکر کے ستائشی نعروں کی گونج میں کروڑوں کی تعداد کا اعلان کر کے آخر کس کو بے وقوف بنایا جارہا ہے؟ مبالغے اور جھوٹ کی کوئی حد ہوتی ہے۔

مرزا قادیانی نے بھی لکھا تھا: ''میں نے انگریز کی حمایت اور جہاد کی ممانعت میں اتنا لکھا کہ ان کتابوں سے پچاس الماریاں بھر جائیں۔'' (تریاق القلوب۔ ص ۲۷، ۲۸ مندرجہ روحانی خزائن ج ۱۵ ص ۱۵۶، ۱۵۵' از مرزا قادیانی) یا پھر لکھا: ''میرے نشانوں کی تعداد دس لاکھ ہے۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲۷ مندرجہ روحانی خزائن ج ۲۱ ص ۲۷' از مرزا قادیانی) یہ مبالغہ گوئی کی انتہا ہے۔ قادیانی جماعت کے ذمہ داران نے بھی شائد یہی راستہ اختیار کر لیا ہے۔ خود مرزا قادیانی نے کہا تھا: ''جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔'' (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۰ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۵۶' از مرزا قادیانی) ''غلط بیانی اور بہتان طرازی راست بازوں کا کام نہیں بلکہ نہایت شریر اور بدذات آدمیوں کا کام ہے۔'' (آریہ دھرم ص ۱۳ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۰ ص ۱۳' از مرزا قادیانی) ''جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں اس پر اعتبار نہیں رہتا۔'' (چشمہ معرفت ص ۲۲۲ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۲۳ ص ۲۳۱' از مرزا قادیانی)

ہر سال سالانہ جلسہ لندن کے موقع پر اپنے اخبارات و جرائد، اپنے ٹی وی چینل یا انٹرنیٹ ویب سائٹ پر ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت قادیانی جماعت میں نئے داخل ہونے والے افراد کی مبالغہ آمیز فرضی تعداد درج کر دینا

دراصل حقائق سے آنکھیں چرانے کے مترادف ہے۔اس کے لیے ثبوت درکار ہیں کہ کس ملک کے، کس شہر کے، کس علاقہ کے، کون سے لوگ، کس بنا پر احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔کروڑوں کی تعداد میں شامل ہونے والوں میں سے کسی ایک نے بھی اپنا انٹرویو، حالات، تاثرات یا کوئی پیغام کیوں نہیں دیا؟ آخر کیوں؟ بقول قادیانی جماعت ۲۰۰۱ء میں ۸ کروڑ ۱۰ لاکھ ۶ ہزار ۷ سو اکیس نئے افراد ''احمدیت'' میں داخل ہوئے ہیں۔اس سال تو قادیانی جماعت کو پوری دنیا میں عظیم الشان جشن منانا چاہیے تھا اور مرزا قادیانی کی ''پیش گوئیوں'' میں سے کوئی پیش گوئی تلاش کر کے اس اہم واقعہ پر چسپاں کرنی چاہیے تھی۔مشاہدہ یہ ہے کہ قادیانی جماعت میں اگر ایک بھی نیا شخص داخل ہو جائے تو ان کے اخبارات ورسائل، ٹی وی چینل اور ویب سائٹ وغیرہ آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں لیکن یہاں کروڑوں کی تعداد میں نئے داخل ہونے والوں کی کسی کو خبر ہی نہیں۔مکمل سکوت اور خاموشی ہے۔آخر کیوں؟ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان سمیت پوری دنیا میں قادیانی جماعت کی بڑھتی ہوئی تعداد کو تقریباً روکا جا چکا ہے۔

قادیانی عقائد کی اصل حقیقت واضح ہو جانے کے بعد پوری دنیا میں قادیانی جماعت کے سرکردہ عہدیداران اور عام قادیانی اپنے اپنے اہل خانہ اور دوستوں سمیت دائرہ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔اس سلسلہ میں صرف جرمنی کی مثال کافی ہے، جہاں حق کے متلاشی کئی نامی گرامی صاحبان فہم وفراست، قادیانیت کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے خیر باد کہہ کر اسلام کی آغوش میں آ گئے ہیں اور اب بھرپور جذبے اور ولولے کے ساتھ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے شب وروز محنت کر رہے ہیں۔ان خوش نصیبوں میں جناب شیخ راحیل احمد، جناب افتخار احمد، جناب محمد مالک، جناب مظفر احمد مظفر، جناب انور کریم قریشی، جناب منیر احمد شاہ، جناب سید ظہیر شاہ، جناب سید شہزاد عابد، جناب وحید احمد وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔اللہ تعالیٰ انہیں استقامت نصیب فرمائے۔(آمین)